باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)......صورتِ مسئولہ میں اگر پیمپر پہنے ہوئے بچوں کے پیشاب وغیرہ کا اثر باہر ظاہر نہ ہو رہا ہو جیسا کہ سوال میں ہے تو ایسے بچوں کو اٹھانے سے کپڑے وغیرہ ناپاک نہ ہونگے، اور وضوء خراب نہیں ہوگا، کیونکہ اگر بچے کو اٹھانے والے کے کپڑے بچے کے پیشاب وغیرہ کی وجہ سے خراب بھی ہوئے تو اس سے وضوء پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، صرف ناپاکی کو دور کرنا ہوگا۔

فی الھندیۃ:(۹/۱)
فی نواقض الوضوء منها ما یخرج من السبیلین من البول والغائط والریح الخارجۃ من الدبر والودی والمذی والمنی والدودۃ والحصاۃ

وفی الدر المختار:(۳۱۸/۱)
وکذا کل ما خرج منه موجبا لوضوء او غسل مغلظ وبول غیر ماکول ولو من صغیر لم یطعم

(۲)......اگر دورانِ طواف معلوم ہو جائے کہ بچہ نے پیمپر میں پیشاب کر دیا ہے تو حتی الامکان طواف کو موقوف کرکے پہلے پیمپر تبدیل کر لیا جائے یا نجاست کو دھو کر پاک کر لیا جائے کیونکہ علم ہو جانے کے باوجود نجاست کو باقی رکھ کر طواف کرنا مکروہ ہے، اس کے باوجود اگر اسی حالت میں طواف مکمل کر لے تو شرعاً طواف درست ہو جائیگا کیونکہ طواف کے لیے طواف کرنے والے کا بدن یا کپڑا نجاستِ حقیقیہ یعنی پیشاب پاخانہ سے پاک ہونا اکثر علمائے کرام کے نزدیک واجب نہیں بلکہ سنتِ مؤکدہ ہے۔(ماخذۂ تبویب ۱۰۲۴/۵۱)

فی مناسک ملا علی القاریؒ(۱۵۱)
قال بعضهم :ان من واجبات الطواف ایضا(الطهارة عن النجاسة الحقیقیة)ای سواء فی الثیاب الملبوسة او الاعضاء البدنیة وفی معناهما الاجزاء الارضیةعند بعضهم (والاکثر علی انه)ای هذا النوع من الطهارة فی الثوب والبدن (سنة)ای مؤکدة (وقیل)وهو خلاف ظاهر الروایة ۔

فی غنیة الناسك(۱۱۲)
فصل فی واجبات الطواف:وهی سبعة،الطهارةعن الحدث والجنابةوقیل وعن النجاسة فی الثوب والبدن ،کماهو مذهب الشافعیؒ والاکثر علی انه سنة فلو طاف وعلی ثوبه نجاسة اکثر من قدر الدرهم لا یلزمه شیٔ بل یکره۔

دار الافتاء

فی الشامیة:(۴۶۹/۲)
(قوله والاکثر علی انه)ای هذا النوع من الطهارة فی الثوب والبدن سنة مؤکدة وعلی انه سنة فلو طاف وعلی ثوبه نجاسة اکثر من الدرهم لا یلزمه شیٔ بل یکره لادخال النجاسة المسجد

(۳)......نماز سے متعلق تفصیل ہے، پہلی صورت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ناپاک بچے کو خود گود میں یا کندھے پر بٹھا کر نماز

پڑھے تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس لیے کہ اس صورت میں بچے کو اٹھانا اس کے اپنے فعل سے ہے، لہذا یہ شخص حامل نجاست ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اگر ناپاک بچہ کسی شخص پر نماز میں چڑھ جائے، گود یا پیٹھ میں آکر بیٹھ جائے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، اس لیے کہ بچے کو اٹھانے میں اس شخص کے فعل کو دخل نہیں لہذا یہ شخص حامل نجاست بھی نہیں۔

فی الشامیة:(۴۰۳/۱)

بخلاف ما لو حمل قارورة مضمومة فیها بول فلا تجوز صلاته لأنه فی غیر معدنه كما فی البحر عن المحیط

فی الهندیة:(۶۲/۱)

فی النصاب رجل صلی وفی كمه قارورة فیها بول لا تجوز الصلاة سواء كانت ممتلئة أو لم تكن لأن هذا لیس فی مظانه ومعدنه بخلاف البیضة المذرة لأنه فی معدنه ومظانه وعلیه الفتوی كذا فی المضمرات۔

فی البحر:(۲۲۸/۱)

ثم إنما یعتبر المانع مضافا إلیه فلو جلس الصبی المتنجس الثوب والبدن فی حجر المصلی وهو یستمسك أو الحمام المتنجس علی رأسه جازت صلاته لأنه الذی یستعمله فلم یكن حامل النجاسة بخلاف ما لو حمل من لا یستمسك حیث یصیر مضافا إلیه فلا یجوز

(۴)......جن صاحب نے مسئلہ بتایا ہے وہ درست نہیں، فرض نماز تنہا مسجد میں ادا کرنا جائز ہے، لیکن اگر فرض نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا ہو گئی ہے تو بہتر یہ ہے کہ وہ نماز بجائے مسجد کے گھر میں ادا کی جائے، اس لیے کہ اس میں ترکِ جماعت کے گناہ کا اظہار ہے اور گناہ کا اظہار بھی گناہ ہے۔

فی الشامیه:(۷۷/۲)

قوله وینبغی تقدم فی باب الأذان أنه یكره قضاء الفائتة فی المسجد وعلله الشارح بما هنا من أن التأخیر معصیة فلا یظهرها وظاهره أن الممنوع هو القضاء مع الاطلاع علیه سواء كان فی المسجد أو غیره كما أفاده فی المنح قلت والظاهر أن ینبغی هنا الوجوب وأن الكراهة تحریمیة لأن إظهار المعصیة معصیة لحدیث الصحیحین كل أمتی معافی إلا المجاهرین وإن من الجهار أن یعمل الرجل باللیل عملا ثم یصبح وقد ستره الله فیقول عملت البارحة كذا وكذا وقد بات یستره ربه ویصبح یكشف ستر الله عن۔

.........واللہ سبحانہ اعلم

الجواب صحیح

فدا محمد غفرلہ

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

۱۴۳۲/۵/۷ھ